بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل ۳۵۸۳
روزنامہ
قادیان
الفضل
یوم پنجشنبہ
قیمت سالانہ ۱۸ روپے
ماہوار ۱|۱/۲ روپیہ
جلد ۳۵ | ۷ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۷ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۸۶

۱۰۹ مدینۃ المسیح

قادیان ۷ ماہ ظہور سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نزلہ اور گلے میں خراش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد پر کہ حد بندی کمیشن کا فیصلہ عنقریب ہونے والا ہے احباب دعا کریں کہ یہ فیصلہ ہمارے لئے بہتری کا موجب ہو احمدی خواتین نے اجتماعی طور پر کل شام اور آج دعا کی۔

کیا پاکستان ہندوستان سے قرض لیگا؟

کچھ دن ہوئے اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ پاکستان کی حکومت کو انڈیا کی حکومت نے پانچ ارب روپیہ قرض دینا منظور کر لیا ہے۔ اور اس کی پہلی قسط ۱۵ اگست کے قریب ہی جب برطانیہ ہر دو نو آبادیات کو اختیارات منتقل کرے گا ادا کر دی جائے گی۔ قیاس کیا گیا ہے۔ کہ یہ خبر محض اس لئے اڑائی گئی ہے۔ کہ دکھایا جائے کہ پاکستان انڈیا سے قرضہ لئے بغیر اپنی مالی حالت سنبھال نہیں سکے گا۔ اور اس کو انڈیا کا سہارا لینا پڑے گا۔

عموماً گورنمنٹیں ایک دوسرے سے قرضہ لیتی ہی ہیں۔ اور ضرورت کے وقت فی زمانہ دنیا میں ایک بھی گورنمنٹ ایسی نہیں جس نے ہمسایہ ممالک یا اپنی ہی رعایا سے قرضہ نہ لیا ہو۔ خود امریکن گورنمنٹ جو دوسری قوموں کو اربوں ڈالر قرضہ دے رہی ہے۔ اور دنیا کا تقریباً ہر ایک مہذب ملک اس کا مقروض ہے۔ اپنی رعایا سے قرضہ لیتی ہے۔ اور اسی روپیہ سے دوسروں کی ضروریات پوری کرتی ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یہ بات ثابت کرتی ہے۔ کہ امریکہ بڑا امیر ملک ہے۔ اور اس میں لاکھ پتیوں کی بڑی تعداد موجود ہے۔ لیکن ہماری رائے میں نادار سے نادار ملک کے لوگ بھی اگر چاہیں تو اپنے وطن کو قرضہ کی بلا سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

قرضہ خواہ افراد لیں یا حکومت پھر قرضہ ہی ہوتا ہے۔ اور جو ملک قرضہ لے کر اپنی سکیموں کو چلاتا ہے۔ وہ ضرور اپنے ساہوکار ملک کا کئی باتوں میں رہین ہو جاتا ہے۔ اور اس دباؤ کی وجہ سے اس کو بہت سی ایسی باتیں مان لینی پڑتی ہیں جو بصورت دیگر وہ کبھی ماننا پسند نہ کرے۔

یہ خیال بھی کہ آجکل ایک ایسا ملک جس کی حکومت کے پاس بہت سا روپیہ نہیں چل نہیں سکتی غلط ہے۔ اگر اس ملک کے رہنے والوں کے دلوں میں اپنے ملک کی بہبودی کا احساس پوری طاقت کے ساتھ زندہ ہو تو اس مشکل پر قابو پانا محال نہیں ہے۔

اخبارات میں پاکستان کے متعلق اسلامی طرز کی حکومت قائم کرنے پر بعض مسلمانوں کی طرف سے بڑا زور دیا جا رہا ہے۔ ہم نے گزشتہ اشاعتوں میں بتایا ہے۔ کہ حقیقی اسلامی حکومت قائم ہونے کے لئے کس قسم کے راعی اور رعایا کی ضرورت ہے۔ جو مسلمان ایسی حکومت کے خواہشمند ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ صدر اول کی طرز حکومت کا مطالعہ غور سے کریں۔ تا کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ عرب جو جو کی روٹی اور کھجوروں پر زندگی بسر کرتے تھے کس طرح ایک عظیم الشان عالمگیر حکومت کے بانی بن گئے؟

حقیقت یہ ہے کہ ان پاک نفس لوگوں نے اپنا مال اور اپنی جان اللہ تعالےٰ کے حوالہ کر دیئے تھے۔ وہ ہر ایک چیز کو حتیٰ کہ اپنی اولاد اور اپنے آپ کو اللہ تعالےٰ کا قرض سمجھتے تھے۔ اس لئے نہ تو اپنا مال قربان کرنے میں دریغ کرتے تھے۔ اور نہ اپنی جانیں۔ ایک واقعہ ہو تو بیان کیا جائے۔ کیا دنیا اس ایک واقعہ ہی کی نظیر پیش کر سکتی ہے۔ کہ جب مہاجرین مدینۃ النبی میں داخل ہوئے۔ تو اپنے اور دو جہان کے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک اشارے پر انصار نے اپنی نصف جائدادیں اپنے نو وارد بھائیوں کے قدموں پر نثار کر دیں اور آپس میں ایسے سگے بھائی بن گئے کہ سگے بھائی بھی کیا ہونگے۔ اور انصار کون تھے۔ وہ کوئی بڑے امیر لوگ نہیں تھے۔ ان کو بھی یہودی اسی طرح کھا رہے تھے۔ جس طرح آج پنجاب کے مسلمانوں کو اس قسم کی ایک قوم کھا چکی ہے۔ لیکن انصار میں وہ کیا بات تھی۔ جو ان سے یہ عظیم الشان مثال صفحہ ہستی پر ہمیشہ کے لئے ثبت کروا دی۔ وہ انتہائی درجہ کی خدا پرستی تھی۔ وہ وہ جذبہ تھا۔ جو خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب نے ان کی رگ رگ میں بھر دیا تھا۔

غرض ہے کہ جو لوگ اس قسم کی اسلامی حکومت پاکستان میں قائم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے اپنے آپ کو اس کے مقتضیات کے قابل بنا لیا ہے۔ اگر بنا لیا ہے۔ تو پھر آئیں کہ

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گوئے

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں نہایت واضح الفاظ میں اس زمانے کے مسلمانوں کی بنیادی بیماری کی تشخیص اور اس کا علاج بیان فرما دیا ہوا ہے۔ ویسے تو وہ تشخیص اور نسخہ کئی جگہ بیان ہوا ہے لیکن سورۂ صف میں تو نہایت روشن حروف میں ثبت کیا گیا ہے۔ موجودہ زمانے کے مسلمانوں کی بیماری کی تشخیص اس سے زیادہ واضح اور کیا ہوگی۔ کہ

یا ایہا الذین امنوا لم تقولون

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

ما لا تفعلون. کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ کیوں تم اس امر کا دعویٰ کرتے ہو۔ جو نہیں کرتے۔ یہ اللہ کے نزدیک نہایت ناراضگی کی بات ہے۔ کہ تم ایک بات منہ سے تو کہو۔ لیکن اس پر عمل نہ کرو۔

ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفاً کانھم بنیان مرصوص۔ اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو اس کے راستہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ مضبوط دیوار ہیں۔

پھر اس مرض کے لئے اس سے بہتر نسخہ اور کیا ہوگا۔

یا ایھا الذین اٰمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم۔ تؤمنون بالله ورسولہ وتجاھدون فی سبیل الله باموالکم وانفسکم ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دے۔ تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

جس طرح اللہ تعالےٰ نے ہر بیماری کی علامتیں بتائی ہیں۔ تا کہ تشخیص کی جا سکے۔ اور پھر اس بیماری کے لئے نسخہ تجویز کرنے کے ذرائع دیئے ہیں ساتھ ہی اللہ تعالےٰ نے طبیب بھی بنائے ہیں جو نسخہ کو استعمال کرائیں گے۔ اگر نسخہ معلوم ہو مگر طبیب جو اسکی نوعیت جانتا ہے۔ موجود نہ ہو تو نسخہ کا فائدہ ہی کیا؟ اسی طرح یہاں بھی اللہ تعالےٰ نے جہاں اس زمانے کے مسلمانوں کی بیماری کی تشخیص کے نشانات سامنے رکھدیئے ہیں۔ اور اس کے لئے تیر بہدف نسخہ تجویز کیا ہے۔ کہ از سر نو اللہ اور رسول پر ایمان لایا جائے۔ جیسی کو مسیح موعود علیہ السلام نے اس طرح بیان فرمایا ہے

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

یوں ہی اللہ تعالےٰ نے اس نسخہ کو استعمال کرانے والا بھی اسی سورت میں بتا دیا ہے۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہٗ علی الدین کلہٖ ولو کرہ المشرکون۔ یعنی وہ خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے سب ادیان پر غالب کردے۔ خواہ مشرکین اسے پسند نہ کریں۔

اللہ تعالےٰ اور حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان کو از سر نو تازہ کرنا ہے۔ تا کہ وہ برکات اور نعماء جو عہد اول کی اسلامی جماعت پر نازل ہوئی تھیں۔ مسلمانوں پر از سر نو نازل ہونے لگیں۔ وہ برکات اور نعماء جن کو انہوں نے اپنی نادانیوں سے ضائع کردیا ہے اور الٰہی عذاب الیم جیسی سخت اور خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے بیماری کی تشخیص خود ہی کردی ہے۔ اور خود ہی اس کا علاج بھی بتا دیا ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ وہ خود ہی اس نسخہ کا استعمال کرانے والا طبیب بھی مہیا کرتا۔ اس لئے اس نے حضور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسوہ حسنہ کو از سر نو ہمارے سامنے رکھدیا ہے۔ یعنی آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک غلام کو جری اللہ فی حلل الانبیاء بنا کر بھیجا ہے تا کہ وہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا آغاز کرے۔

اس نے مسلمانوں کو یہ الٰہی نسخہ استعمال کرانا شروع کیا۔ اور پکار کر کہا۔ کہ اپنا مال اور اپنی جان خدا کے راستہ میں نثار کردو۔ اس نے ایک جماعت کھڑی کی۔ جس نے اسکی آواز پر لبیک کہا۔ اور انہوں نے اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے اور طبیب حاذق کے تجویز کردہ نسخہ کا استعمال شروع کردیا۔ دنیا آج کچھ کچھ اس کے نتائج دیکھ رہی ہے۔ لیکن اگر آج صرف پاکستان کے ہی مسلمان اللہ تعالیٰ کی اس آواز کو سن لیں۔ تو تھوڑی مدت میں اسی پاکستان میں وہ انقلاب عظیم رونما ہو سکتا ہے۔ کہ دنیا کی قومیں ان سے طاقت حاصل کرنے کی طلبگار ہوں گی۔ بجائے اس کے کہ اب یہ کہا جا رہا ہے۔ کہ پاکستان کو ہندوستان اپنی طاقت قائم رکھنے کے لئے پانچ ارب روپیہ قرض دے گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور

(از جناب احسن اسمٰعیل صاحب گوجرہ)

اے کہ تو ہی بربطِ اسلام کا مضراب ہے
تیرے نغموں میں سرودِ سرمدی کا راز ہے
ہاں ترے علم و عمل کا شہرہ عالمگیر ہے
تیری صورت میں جمالِ یار کے آثار ہیں
ہے وید زندگی تیری محبت کی نظر
ہمت و تدبیر و استقلال ہیں تیرے غلام
وائے نادانی جو بھاگے چھوڑ کر دامن ترا

اے کہ تو ہی آسمانِ علم کا مہتاب ہے
اور وجد انگیز تیری معرفت کا ساز ہے
تو مسیح پاک کے الہام کی تفسیر ہے
لاکھ دیکھوں پھر بھی آنکھیں تشنۂ دیدار ہیں
رنگ لاتا ہے جو خوں میں ہے مسیحائی اثر
تجھ کو آیا آسماں سے کامرانی کا پیام
ہے مسیح پاک کا دشمن جو ہے دشمن ترا

اب کھلا احسن جو فرمایا مسیح پاک نے
یوں بڑے چھوٹے کئے ہیں گردشِ افلاک نے

خاص طور پر دعائیں کیجائیں

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے کل بعد نماز مغرب اعلان فرمایا۔ کہ حد بندی کمیشن کے فیصلہ کا اعلان عنقریب ہونے والا ہے احباب کو دعائیں کرنی چاہئیں۔ کہ یہ فیصلہ ہمارے لئے بہتری اور ترقی کا موجب ہو۔ حضور نے ۱۱ اگست تک خاص طور پر دعائیں کرنے کی تاکید فرمائی۔

رفتار عالم

شرق اردن

شرق اردن ایک چھوٹا سا اسلامی ملک ہے۔ جس کی آبادی صرف ۴ لاکھ کے قریب ہے۔ اس میں سے نصف خانہ بدوش ہیں۔ اور باقی کا گزارہ کھیتی باڑی پر ہے۔ ملکی زبان عربی ہے۔ ۱۹۱۴ء سے قبل یہ ملک دولت عثمانیہ میں شامل تھا۔ اور اسے کوئی الگ سیاسی حیثیت حاصل نہ تھی۔

۵ اپریل ۱۹۲۰ء سے اس ملک میں برطانوی انتداب کا آغاز ہوا۔ اور ۱۹۲۱ء میں امیر عبد اللہ ابن حسین کو شرق اردن کا حاکم تسلیم کیا گیا۔ مگر اس کے اختیارات بہت محدود تھے اور وہ اپنی مرضی سے کوئی اہم کام نہ کر سکتا تھا۔ اور نہ ہی مسلح فوج رکھ سکتا تھا۔

۱۹۲۳ء میں امیر عبد اللہ نے اعلان خود مختاری کردیا۔ مگر برطانیہ نے مزید مراعات دے کر اپنے اقتدار کو برقرار رکھا۔ امیر عبد اللہ کی مسلسل کوشش کے نتیجہ میں ۱۹۲۹ء میں برطانیہ نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ امیر ایک ہیئت عاملہ کے مشورہ پر چلے۔ جو ایک وزیر اعظم اور پانچ وزراء پر مشتمل ہو۔ قانون سازی کے لئے ۱۶ ممبروں کی ایک الگ مجلس وضع کی جائے۔

۱۹۳۶ء میں اس معاہدہ میں ترمیم کی گئی۔ جس کی رو سے امیر کو اختیار دیا گیا۔ کہ وہ بجائے محولہ بالا ہیئت عاملہ کے ایک ہیئت وزراء مقرر کرے۔ جو امیر کے سامنے جوابدہ ہو نیز مسلح فوج رکھ سکتا ہے۔ بعض ہمسایہ ممالک میں اپنے قونصل خانے بھی قائم کر سکتا ہے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۳۹ء میں حکومت شرق اردن کی طرف سے مصر اور عراق میں قونصل خانے مقرر ہوئے۔

۱۹۲۸ء کے معاہدہ کی رو سے شرق اردن نے برطانیہ کو فوجی نقل و حرکت کی سہولتیں مہیا کرنے کا اقرار کیا تھا۔ جس کی رو سے موجودہ جنگ عظیم میں شرق اردن نے برطانیہ کی بہت اعانت کی۔ اور ۴ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو جرمنی کے خلاف اعلان جنگ کردیا۔

۱۹۴۳-۴۴ء میں شرق اردن نے برطانوی انتداب کے خاتمہ کا مطالبہ کیا۔ مگر جنگ کی وجہ سے اسے معرض التوا میں ڈال دیا گیا۔ برطانیہ نے اس مطالبہ کی معقولیت کو تسلیم کرتے ہوئے شرق اردن کو یقین دلایا۔ کہ جنگ کے بعد اسے

ویدک دھرم پر دو ہزار سال بعد
جینیوں کا از سر نو حملہ

(از جناب ناصر الدین عبد اللہ صاحب جتر ویدی قادیان)

جانوروں میں بعض کو بعض سے عداوت ہوتی ہے۔ اس لئے وہ کسی حالت میں بھی ان پر ظلم کرنے سے نہیں رکتے۔ مثلاً بلی کو چوہے سے ذاتی عناد ہے۔ آپ ایک بلی کو پیٹ بھر کر دودھ پلا دیں۔ اور اتنا گوشت کھلا دیں کہ گوشت سے اس کا مونہہ پھر جائے۔ لیکن ذرا چوہا سامنے آجائے بلی باوجود جی بھر کر سیر ہو چکنے کے فوراً اس بیچارے چوہے پر لپکیگی۔ اور اس کی جان لے کر ہی دم لے گی۔ بالکل یہی حالت جین مذہب والوں کی ہے۔ جب بھی ذرا سا موقعہ ملا۔ انہوں نے ویدک دھرم کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ ویدک دھرم کو بزرگ رشیوں نے بڑی قربانی اور جانفشانی سے پروان چڑھایا تھا۔ اور اس کے بنیادی اصولوں میں بڑے اہتمام سے گوشت خوری۔ حیوانی قربانی اور خاصکر گائے کی قربانی کو جگہ دی تھی۔ اور چونکہ وہ بزرگ رشی عقلمند تھے۔ وہ جانتے تھے کہ بغیر خالص دودھ گھی اور گوشت کے صحت انسانی صحیح رنگ میں قائم و برقرار نہیں رہ سکتی۔ اس لئے انہوں نے بھینسوں کو دودھ گھی کیلئے پالنا اور گائیوں کو کثرت سے قربانی اور کھانے کے لئے ذبح کرنا شروع کیا۔ اور گوشت خوری و گائے کی قربانی کو اپنا مذہبی اصول قرار دیا۔ چنانچہ بچے کو پہلے دن گوشت کا کھلانا ہی انہوں نے بابرکت بتایا نمونہ ملاحظہ ہو۔

پارسکر گریہ سوتر کانڈ ۱ "اگر باپ چاہے کہ میرا بیٹا لیکچرار بنے تو وہ پہلے دن بھاردواجی جانور کا گوشت اپنے بیٹے کو کھلائے۔ اور اگر وہ چاہتا ہے۔ کہ میرا بیٹا مال و رزق کا مالک ہو۔ تو وہ بٹیر کا گوشت پہلے دن اسے کھلائے اگر وہ اسے طویل العمر بنانا چاہتا ہے تو کرکا جانور کا گوشت اسے پہلے دن کھلائے۔ اور اگر اسے ذی عزت کامل بنانا چاہتا ہے تو آتی نامی جانور کا گوشت اسے کھلائے اور اگر چاہتا ہے۔ کہ میرا بیٹا پر جوش ہو۔ تو اسے مچھلی کھلائے۔ اور اگر چاہتا ہے کہ میرا بیٹا تمام خوبیوں والا ہو۔ تو سب گوشتوں (ان جانوروں اور گائے بیل بھینس ہرن وغیرہ) کو ملا کر اسے پہلے دن کھلائے۔"

یہ بچے کے کھانے کا افتتاح کیا جا رہا ہے۔ اس میں مٹھائی یا دودھ دہی کا نام تک نہیں گوشت ہی مفید بتایا گیا ہے۔ اور بڑوں کو بھی گوشت کھانے کھلانے کا حکم ہے صاف لکھا ہے کہ

"بغیر گائے کے گوشت کے دولہا وغیرہ مہمانوں کی مہمان نوازی ہو ہی نہیں سکتی۔" (پارسکر گریہ سوتر)

پھر صاف فرمایا۔ دھینو شوعیہ مہو نعشمہ مہاجم واجپیت یعنی گائے بیل کا گوشت کھانا چاہیئے۔ اور اگر برہمن یا راجہ مہمان بنکر آجائے۔ تو بڑا بیل یا بڑا بکرا پکاؤ۔ (آپستنبھ دھرم سوتر وشتیتھو برہمن)

ایسے ہی اور بیسیوں احکام گوشت خوری کے ان بزرگ رشیوں نے ویدک لٹریچر میں تحریر فرمائے۔ اور ان پر وہ ویدک دھرمی شد و مد سے عمل بھی کرتے تھے۔ چنانچہ ویدک دھرمی عالموں بابو راجندر لال وغیرہ نے بھی صاف لکھا ہے۔ کہ

"ویدوں اور سوتر نام کی کتب سے صاف ثابت ہے کہ اس زمانے میں گائے کا گوشت بطور روزانہ کی خوراک کے بھی ہندوستان میں استعمال ہوتا تھا (گومیدھ یگیہ)

ایسے ہی حیوانی قربانی پر ویدک دھرم نے بہت زور دیا۔ حتیٰ کہ حیوانوں کی پیدائش کی غرض و غایت ہی ان کا قربانی میں ذبح کرنا بتایا۔ فرمایا۔

"حیوان پیدا ہی قربانی کے لئے کئے گئے ہیں۔ لہٰذا قربانی میں ان کا مرنا درحقیقت مرنا ہی نہیں" (منو) چنانچہ اتھرو وید میں اور دوسری کتب میں صاف لکھا ہے کہ

"قربانی کا حیوان بھی جنت کو جاتا ہے اور قربانی کرنے والا انسان بھی جنت کو جاتا ہے۔"

اور پھر یہ بات قابل توجہ ہے۔ کہ ویدک لٹریچر نے اگرچہ تمام حیوانوں کو قربانی میں ذبح کرنا باعث ثواب بتایا۔ مگر گائے کی قربانی کو ہی سب سے زیادہ افضل اور نجات ابدی کا یقینی ذریعہ قرار دیا ہے کہ اس کے کرنے کی ہر خاص و عام کو تلقین کی۔ چنانچہ صاف فرمایا۔

"ویدوں کے بزرگ رشیوں کو ابتداً گائے کی قربانی کرنا بتایا گیا۔ اور انہوں نے گائے کی قربانی کی۔ اسی سے وہ جنت کو گئے لہٰذا (یہ اعلان کیا جاتا ہے) جو انسان بھی جنت کو بعد الموت جانا چاہے۔ وہ ایک گائے کی قربانی کر کے اس کے ۳۶ حصے کر کے اسے بانٹے" (گوپتھ برہمن)

چنانچہ اکثر ویدک دھرمی عبادات کی تکمیل کا ذریعہ ان بزرگ رشیوں نے گائے کی قربانی کو ہی قرار دیا۔ نیز خاص الخاص اور مبارک دنوں میں تو محض دو رنگوں کی گائیں بھی ذبح کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ اشومیدھ یگیہ (گھوڑے کی قربانی) کے ذکر میں فرمایا اسکھے گا دھبورو پاہ یعنے اعلیٰ دن محض کئی رنگوں کی گائیں ہی ذبح کرو" (کاتیاتنا شروت سوتر) چنانچہ ان سب احکام پر تمام ویدک دھرمی اور ان کے بزرگ رشی شد و مد سے عمل بھی کرتے تھے معمولی نسل کی گائیں بطور خوراک کے اور قربانیوں میں ذبح کرلی جاتی تھیں۔ اس سے ان لوگوں کو کافی گوشت ملتا تھا۔ اور ایسی گائیں ذبح ہوجانے سے چارہ بچکر بھینسوں اور اعلیٰ نسل کی گائیوں کے کام آتا تھا۔ اس سے ان کو کھیتی باڑی کے عمدہ بیل اور کھانے کو بھینسوں کا خالص دودھ اور گھی سستا اور زیادہ سے زیادہ ملتا تھا۔ اس سے ان لوگوں کی صحتیں نہائت اعلیٰ اور عمریں کافی لمبی ہوتی تھیں۔

زمانے نے پلٹا کھایا مسیح سے تین چار سو سال قبل ویدک دھرم کھوکھلا ہو گیا۔ یعنی ویدک دھرمی بوجہ خانہ جنگی کے کمزور ہو گئے۔ اور بدھ مذہب اور چارواک مذہب اور جینی لوگوں نے زور پکڑا۔ جونہی یہ طاقت میں آئے۔ جینیوں نے بدھوں اور چارواک والوں کے ساتھ ملکر ویدک دھرمی لوگوں اور ان کے مذہبی لٹریچر پر دھاوا بول دیا۔ ان لوگوں کو اپنا گالیاں دینا ان کے مقدس لٹریچر کو جلا دینا جینیوں بدھوں اور چارواک والوں نے ثواب قرار دیا تھا۔ ویدک دھرمیوں کا انہوں نے ناک میں دم کر دیا۔ اور اس مخالفت اور ظلم کی وجہ محض ویدک دھرمی لوگوں کی گوشت خوری اور گائے کی قربانی تھی۔ جینی اپنے ساتھیوں سمیت زبردستی ویدک دھرمیوں کو گوشت خوری اور گائے کی قربانی سے روکتے تھے اور نہ رکنے والوں کو قتل کر دیتے تھے اسی طرح ویدک کے خلاف خوب لکھتے تھے نمونہ دیکھو چارواک درشن میں لکھا ہے۔

"اگر قربانی میں ذبح کیا ہوا حیوان جنت کو جاتا ہے۔ تو قربانی کرنے والا (ویدک دھرمی) اس قربانی سے اپنے باپ کو ذبح کیوں نہیں کرتا۔ تینوں ویدوں

درخواست دعا

نائیجیریا مغربی افریقہ سے جناب حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ انچارج رمضان المبارک کے ایام میں مقدمہ میں کامیابی کے لئے جو جماعت پر کئی سال سے مخالفین احمدیت کی طرف سے چل رہا ہے۔ دعا کرتے ہیں۔

کے بنانے والے (درشی) چور۔ مکار۔ دھوکہ باز۔ فریبی اور بھانڈ تھے۔ ...... یہ ویدان چوروں کے اپنے بنائے ہوئے ہیں۔ اور ان چوروں اور بھانڈوں نے سب قسم کے گوشتوں کا کھانا ویدوں میں لکھ دیا ہوا ہے۔" (چارواک درشن) یہ تینوں مخالف مذاہب طاقت میں تھے۔ اور ویدک دھرم بیچارا کمزور ہو چکا تھا۔ جب ان جینیوں کی فوجوں (بدھوں چارواک والوں) نے ویدک دھرمیوں کو گائے کی قربانی پر مار اپیا قتل کیا اور زبردستی روک دیا۔ تب جان بچانے کے لئے انہوں نے برسرِ عام ایسے ذبح کرنا بند کر دیا۔ لیکن ایشور کو ویدک دھرم کا یہ حکم پسند تھا۔ اس نے حضرت مسیح ناصری اور ان کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھیج کر وہ دو قومیں (عیسائی اور مسلمان) قائم کیں۔ جنہوں نے جینیوں کے حملوں سے ویدک دھرم کو نجات دلائی۔ اور پھر اس بھارت ورش میں ویدک دھرم کے اس حکم پر ہر طرف عمل ہونے لگا۔ اور ایشور نے ویدک دھرم کے اس رکن اور اعلیٰ حکم کو دائمی اور دیرپا بنانے کے لئے اسلام اور عیسائی مذہب کی بھی جز یعنی ان کے لئے بھی باعث ثواب قرار دیا۔ نتیجہ اس کا یہ نکلا۔ کہ جینیوں۔ بدھوں اور چارواک والوں کے ظلم سے ویدک دھرم کو بکلی نجات حاصل ہو گئی۔ اس لئے مسلمانوں کے عہد حکومت میں اور اس کے بعد عیسائیوں کی حکومت میں بھی ویدک دھرم کے اس حکم پر ہندوستان میں جگہ بجگہ عمل ہوتا رہا۔ کسی جینی کو سر اٹھانے کی جرأت نہ ہوئی۔

اب جبکہ انگریزی حکومت یہاں سے جا رہی ہے۔ اور ہندوستان کئی حصوں اور ریاستوں میں تقسیم ہو کر اپنی یکجہتی اور متحدہ طاقت کو کھو بیٹھا ہے۔ یہ کمزوری دیکھتے ہی جینیوں نے ویدک دھرم کو کچلنے کے لئے پھر سر اٹھایا ہے۔ اور سیٹھ ڈالمیا نے صاف کہہ دیا ہے۔ کہ "ہندوستان سے گئو کشی قانوناً بند کرو۔ ورنہ میں فاقہ کشی کر کے مر جاؤں گا۔" میں پنڈت نہرو اور مسٹر گاندھی۔ بابو راجندر پرشاد وغیرہ ویدک دھرمی لیڈروں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس جینی کی اس دھمکی کی قطعاً پروا نہ کریں۔ بلکہ اپنے پرانے اور بوڑھے بزرگ ویدک دھرم کی مدد کریں۔ اور حسب سابق گئو کشی کو ضرور جاری رکھیں۔ اس سے حسب ذیل فائدے ہوں گے۔

(۱) ویدک دھرم کے اس مقدس حکم پر عمل ہوگا۔ جو کہ ویدک لٹریچر میں جگہ بجگہ پایا جاتا ہے۔ نیز جس پر عمل کرنے کا بزرگ رشیوں نے پر زور حکم دیا ہے۔

(۲) ہندوستانیوں کی صحتیں نہایت اچھی ہو جائیں گی۔ کیونکہ عام گائیں ذبح ہونے سے ہندوستانیوں کو گوشت ملے گا۔ اور عام گائیوں سے چارا بچ جانے کے باعث ہندوستانی کثرت سے بھینسیں اور عمدہ نسل کی گائیں پالیں گے۔ اس سے ہندوستانیوں کو عمدہ نسل کے بیل اور ضرورت سے زیادہ اور سستا خالص دودھ اور گھی ملیگا۔

(۳) ہندو مسلم فساد مٹ کر ملک میں ایسا ہندو مسلم اتحاد قائم ہوگا۔ جس سے یہ ملک پھر ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچ جائیگا۔ چنانچہ آتمانند جیسے متعصب ہندو بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ "ہندو مسلم فساد کا ذریعہ محض گئو کشی پر ہندوؤں کا جوش دکھانا اور چڑنا ہی ہے۔ اگر یہ اس پر چڑنا چھوڑ دیں۔ تو یہ قضیہ نامرضیہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جاسکے۔" نیز آپ نے یہ بھی صاف لکھا ہے۔ "گائے کی قربانی کے موجد ویدک دھرمی ہیں۔ نہ کہ مسلمان" (گومیدھ یگیہ)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ویدک دھرم کے اس (گئو کشی) کے حکم پر عمل کرنے کرانے سے سب ہندوستانیوں کو بہت ہی فائدہ پہنچے گا۔ اور ویدک دھرم کا اس فائدے میں نمایاں حصہ ہوگا۔ لہٰذا میں مکرر عرض کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا ویدک دھرمی لیڈروں کو چاہیئے۔ کہ وسعت قلبی سے کام لیتے ہوئے اپنے ملک اور دھرم کا فائدہ کریں۔ رہا جینیوں کی دھمکیوں کا سوال سو سیٹھ ڈالمیا کو مرنے دیں۔ ان کی موت گائے کے لئے نہیں بلکہ فاقے کر کے مرنا ان کے پیشواؤں کی سنت اور ان کے نزدیک بہت بڑی نیکی ہے چنانچہ جینیوں کے پیر و مرشد پارشوناتھ جی جو کہ مہاویر جی سے ۲۶۸ برس قبل پیدا ہوئے تھے۔ اور عمر بھر جینی مذہب کی تبلیغ کرتے رہے۔ بڑھاپے میں ایک ماہ متواتر فاقہ کشی کر کے مرے تھے۔"

(رسالہ دھرم دوت مئی ۱۹۴۶ء)

اگر ان اپنے گوروؤں کی سنت پر عمل کر کے ڈالمیا جی مرتے ہیں تو مرنے دو۔ گائے کا نام تو انہوں نے محض اس لئے اس میں رکھ لیا ہے۔ تاکہ ان کی موت بھی ویدک دھرم کی عداوت کرنے میں ہی واقع ہو۔ سو ہمارے ویدک دھرمی لیڈروں کو ان کی اس دھمکی سے مرعوب نہیں ہونا چاہیئے۔

اے میرے پیارے ویدک دھرمی لیڈرو! اگر آپ ملک کو خوشحال۔ متحد اور طاقتور اور اپنے مذہب کو صحیح سلامت رکھنا چاہتے ہیں۔ تو قاعدے سے گئو کشی ہندوستان بھر میں جاری رکھیں۔ لیکن اگر آپ کا ارادہ ہے۔ کہ ہندو مسلم فساد جگہ بجگہ ملک میں ہو کر ہندوستان ذلیل و خوار اور تباہ ہو۔ نیز خالص دودھ و گھی کے بغیر بناسپتی گھی کھا کھا کر ہندوستانی تباہ ہوں۔ اور سل و دق کا عام دور دورہ ہو۔ اور ویدک دھرم لنگڑا اور عاجز بن کر رہ جائے۔ تو آپ گئو کشی کو بند کر دیں۔

"میں تو صرف گاندھی ہوں"

غیر محتاط الفاظ کا عبرتناک انجام

(از جناب مسعود احمد صاحب بی۔اے واقف زندگی)

کشمیر جاتے ہوئے امرتسر اسٹیشن پر مسٹر گاندھی کا جو حقارت آمیز استقبال ہزاروں ہندوؤں نے کیا۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دنیا بھر کے اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ ۳۱ جولائی ۱۹۴۷ء کو جب مسٹر گاندھی کی ٹرین امرتسر اسٹیشن پر پہنچی۔ تو وہاں ہزاروں ہندو نوجوان سیاہ جھنڈیاں ہاتھوں میں لئے فلک شگاف و دلآزار نعروں کے ساتھ مسٹر گاندھی کا استقبال کرنے کے لئے موجود تھے۔ "گاندھی غدار ہے" "گاندھی مردہ باد" "گاندھی واپس جاؤ" کے نعرے لگائے گئے۔ فحش اور گندی گالیاں دی گئیں۔ پتھر اور جوتے برسائے گئے۔ اور گاندھی جی کو سیاہ ہار پہنایا گیا۔ نعروں کا غل شور اس درجہ ناقابل برداشت تھا۔ کہ مسٹر گاندھی کانوں میں انگلیاں دیئے اور آنکھیں بند کئے "رام! رام" جپتے رہے۔

(پاکستان ٹائمز یکم اگست ۱۹۴۷ء روزنامہ پرتاب ۲ اگست ۱۹۴۷ء)

جس قسم کے اخلاق کا مظاہرہ اس وقت کیا گیا اور جس طرح کی دلآزاری سے کام لیا گیا وہ واقعی قابل مذمت ہے۔ دنیا کا کوئی شریف انسان ان نوجوانوں کے ذلیل ورسواکن سلوک کو سراہ نہیں سکتا۔ بد اخلاقی بہرحال بد اخلاقی ہے اور وہ کسی رنگ اور کسی حال میں بھی قابل ستائش نہیں قرار پا سکتی۔ اور اس کے مرتکب خواہ ہندو ہوں یا مسلمان۔ سکھ ہوں یا عیسائی غرض کسی مذہب و ملت سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں۔ قابل مذمت ہی قرار پائیں گے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ یہ واقعہ اپنے اندر بہت اہمیت رکھتا ہے یہ کوئی ایسا معمولی واقعہ نہیں۔ کہ اسکو ناقابل التفات سمجھتے ہوئے نظر انداز کر دیا جائے۔ آخر یہ واقعہ عوام میں سے کسی گمنام و لاپتہ شخص کے ساتھ پیش نہیں آیا۔ اور نہ ہی اس بد اخلاقی کا مظاہرہ کرنے والے کوئی راہ گیر و سر پھرے فقیر تھے۔ جس شخص کی ذات کے ساتھ اس واقعہ کا تعلق ہے۔ وہ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ ہندوستان کے باہر بھی ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے مشہور و معروف ہے۔ اور پھر وہ لوگ کہ جنہوں نے اس کے ساتھ حد درجہ حقارت آمیز سلوک روا رکھا۔ نہ صرف اس کے اپنے ہم قوم و ہم مذہب ہیں بلکہ اس کے اپنے ہی پیروکار ہیں۔ اندریں صورت ظاہر ہے کہ یہ واقعہ اس زبردست ذہنی تغیر کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اس مشہور و معروف لیڈر کے خلاف قوم کے اندر پیدا ہو گیا ہے کوئی واقعہ اسباب و علل کی بندشوں سے آزاد نہیں ہوتا۔ زیر بحث واقعہ کی بھی کچھ نہ کچھ وجوہات ہوں گی۔ ہمیں ان وجوہات سے سروکار نہیں۔

ہمیں تو رب اس نشان کی طرف توجہ دلائی ہے جو اس اہم واقعہ میں ظاہر ہوا ہے۔ دیگر اسباب و علل کو چھوڑتے ہوئے اس واقعہ کا اصل پس منظر اسی نشان کا ظہور ہے۔ اس پس منظر کو سمجھنے کے لئے پہلے چند گذرے ہوئے واقعات کی یاد کو تازہ کیجئے۔

اکتوبر ۱۹۴۶ء میں وزارتی مشن کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے سلسلے میں کانگرس اور مسلم لیگ کے درمیان کشیدگی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی۔ کانگرس مسلم لیگ کی پروا نہ کرتے ہوئے عبوری حکومت کی تشکیل میں مصروف تھی۔ احمد آباد، کلکتہ اور بہار کے خوفناک فرقہ وارانہ فسادات ملک کے امن کے لئے مستقل خطرہ کا باعث بنے ہوئے تھے۔ عین ان ایام میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز باہمی صلح کی بنیاد ڈالنے کی نیک خواہش کے ماتحت بعض طلبوں کی بنا پر دہلی تشریف لے گئے۔ وہاں جب حضور ایدہ اللہ مسٹر گاندھی سے ملے۔ اور ان سے کہا کہ ملک کے مخدوش حالات تقاضا کر رہے ہیں کہ صلح کی کوشش کی جائے۔ اور اس سلسلے میں آپ کوئی قدم اٹھائیں۔ تو مسٹر گاندھی نے شاید صلح کو کانگرسی مفاد کے پیش نظر قرین مصلحت نہ سمجھتے ہوئے محض ٹالنے کی غرض سے کہہ دیا کہ "میں تو صرف گاندھی ہوں۔ میں کیا کر سکتا ہوں۔ آپ اس کام کو انجام دے سکتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ ایک جماعت کے لیڈر ہیں"۔ مسٹر گاندھی نے اس وقت یہ نہ سوچا کہ میں مغربی سیاست کے داؤ پیچ میں الجھا ہوا یہ جواب ایک مصلح ربانی کو دے رہا ہوں۔ خدا کی اس ہستی کو دے رہا ہوں کہ جس کو خدا تعالےٰ نے مظفر و منصور قرار دے چکا ہے۔ مسٹر گاندھی کے یہ الفاظ خدائی گرفت کی زد میں آ گئے۔ اور خدا نے وہیں پورا کر دکھایا کہ وہ گاندھی جی کہ جو مہاتما کہلاتے تھے۔ جو کانگرس اور ہندو قوم کے مسلمہ لیڈر تھے "صرف گاندھی" ہی بن کر رہ گئے۔ اور وہ اس طرح کہ حضور ایدہ اللہ کے دہلی جانے پر نواب صاحب بھوپال کی معرفت جو گفت و شنید شروع ہوئی اس کے دوران میں مسٹر گاندھی اس تحریر پر دستخط کر بیٹھے کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ لیکن مسٹر [illegible] اور دیگر ہندوؤں نے یقیناً ان ہندوؤں نے جو ان کو مہاتما مانتے تھے اور جو ان کے مشورے و نصیحت کو سر آنکھوں پر رکھتے تھے صاف انکار کر دیا کہ ہم مسٹر گاندھی کی اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

"میں وہاں (دہلی) محض ہندوؤں اور مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے گیا تھا......... میں وہاں اپنے لئے نہیں گیا تھا۔ بلکہ اس لئے گیا تھا کہ وہ ہزاروں ہزار ہندو جو مختلف علاقوں میں مارا جا رہا ہے ان کی جان بچ جائے۔ اور وہ ہزاروں ہزار مسلمان جو مختلف علاقوں میں مارا جا رہا ہے ان کی جان بچ جائے۔ نہ وہ میرے رشتہ دار ہیں نہ واقف ہیں نہ دوست ہیں۔ کوئی بھی تو ان کے ساتھ میرا تعلق نہیں۔ سوائے اس تعلق کے کہ میرے پیدا کرنے والے خدا نے ان کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور میرا فرض ہے کہ میں ان کی جانوں کی حفاظت کروں۔ اسی دکھ اور درد کی وجہ سے میں وہاں گیا اور صرف دکھ اور درد کی وجہ سے میں نے ان کوششوں میں حصہ لیا۔ مگر مجھے افسوس ہے کہ گاندھی جی نے میرے اخلاص کی قدر نہ کی۔ اور انہوں نے کہہ دیا کہ میری بات کون مانتا ہے۔ میں تو صرف گاندھی ہوں۔ انہوں نے یہ فقرہ محض ٹالنے کے لئے کہا تھا۔ مگر خدا تعالےٰ نے واقعہ میں ایسا کر دکھایا"

(الفضل ۱۲ نومبر ۱۹۴۶ء)

یہی نہیں ہوا کہ مسٹر گاندھی باوجود کانگرس کے مسلمہ لیڈر ہونے کے اس وقت "صرف گاندھی" ہی ثابت ہوگئے۔ بلکہ ہندوؤں اور مسلمانوں کے سچے غمخوار المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے روبرو سیاست میں ڈوبے ہوئے جواب کی بنا پر ایسے پکڑے گئے کہ اس وقت کے بعد سے ان کی سیاسی وقار کو صدمہ پہنچنا شروع ہوگیا۔ اور ان کی اپنی قوم ان کی کارگزاریوں سے تنگ آکر رفتہ رفتہ بدظن ہوتی چلی گئی۔ چنانچہ پچھلے دنوں خود مسٹر گاندھی نے نئی دہلی میں پرارتھنا سے پہلے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مجھ کو اس مضمون پر مشتمل خط موصول ہو رہے ہیں کہ اب مجھے سیاست سے ریٹائر ہو جانا چاہئیے۔ کیونکہ میں ان کے نزدیک صحیح Cause کی پیروی نہیں کر رہا۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے یہ بھی انکشاف کیا کہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ میں غلط مقاصد کے پیچھے پڑ کر اپنی زندگی تباہ کر رہا ہوں۔ اور مجھ کو چاہئیے کہ سیاست سے دست بردار ہو کر باقی ماندہ زندگی یادِ خدا میں بسر کروں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہوتے ہوتے نوبت یہاں تک آ پہنچی۔ کہ امرتسر کا اندوہناک واقعہ پیش آگیا۔

غور کا مقام ہے کہ کہاں "مہاتما" کہلانے والے گاندھی جی۔ اور کہاں "گاندھی مردہ باد" کے نعرے! کہاں ہندوؤں میں "مہاتما گاندھی" کی پوجا پر اصرار اور کہاں "گاندھی غدار ہے" کی چیخ و پکار! کہاں "مہاتما جی" کے درشن کرنے اور آپ کے چرنوں میں بیٹھنے کی تمنائیں اور کہاں "گاندھی واپس جاؤ" کی پیہم صدائیں! خدا کے برگزیدہ کے درد بھرے جذبات کا احترام نہ کرنے کی صورت میں یہ غیر معمولی نشان کا ظہور نہیں تو اور کیا ہے؟

قابل ذکر بات یہ ہے کہ لعنت ملامت کرنے [illegible]

[illegible] کی طرف سے جو مخالفت ظہور میں آتی ہے اس کی پروا نہیں کی جاتی۔ اور دنیا بھی اس کو کوئی اہمیت نہیں دیتی لیکن اپنوں کا اجتماعی صورت میں دیدے پھیر لینا واقعی مسٹر گاندھی اور ان کے ہمنواؤں کے لئے تشویش کا باعث اور دنیا کے لئے ایک اہم انقلاب ہے۔ اور پھر یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ جیسا کہ گاندھی جی نے کہا تھا کہ میں "صرف گاندھی" ہوں اس کے مطابق نعرے لگانے والوں کی زبان سے بھی صرف "گاندھی" کا لفظ نکلنا ان کے ماننے والوں کی طرف سے ان کے اپنے الفاظ کی تائید ہے کہ واقعی وہ "صرف گاندھی" ہی بن کر رہ گئے۔ اگرچہ انہوں نے کہا تھا یہ تصنع اور بناوٹ کے طور پر۔

اس تلخی اور حقارت کا جو اس افسوسناک واقعہ سے ٹپکتی ہے ہم کو پورا احساس ہے۔ اور مظاہرین کی ہم پرزور مذمت کرتے ہیں۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ یہ ایک غیر معمولی نشان ہے جو ظاہر ہوا ہے۔ جہاں یہ نشان ہمارے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوا ہے۔ کاش مسٹر گاندھی کیلئے بھی عبرت کا باعث ہونے ہوئے رحمت کا باعث بن جائے۔ اور وہ حق قبول کرنے کی توفیق پائیں۔ آمین

صدقۃ الفطر کی ادائیگی فرض ہے

ہر مسلمان کے لئے صدقۃ الفطر کا ادا کرنا فرض قرار دیا گیا ہے۔ حتی کہ نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی صدقۃ الفطر ادا کرنا لازمی ہے۔ چونکہ یہ فنڈ غرباء و مساکین کی حاجتوں کو پورا کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اس لئے مقامی جماعت میں اگر حقیقی غرباء اور مساکین ہوں۔ تو صدقۃ الفطر کی فراہم شدہ رقم میں سے ان کی مناسب امداد کی جا سکتی ہے۔ جس کے بعد باقی حصہ مرکز میں بھیج دینا چاہئیے۔ تاکہ مرکز میں دارالشیوخ یتامیٰ اور مساکین کو بھی رقم تقسیم کی جا سکے۔ وہ بھی عید کی خوشی کے سامان پیدا کر سکیں۔ فطرانہ کی مقدار ہر فرد کے لئے ایک صاع یعنی پونے تین سیر غلہ مقرر ہے [illegible] صاع ہے۔ صدقۃ الفطر بجنس کی بجائے قیمت بھی ادا کی جا سکتی ہے۔ جو گندم کے موجودہ نرخ کے لحاظ سے قادیان میں گیارہ آنہ بنتی ہے اور نصف صاع کے لئے ساڑھے پانچ آنہ۔ دوسرے مقامات میں گندم کے نرخ کی کمی بیشی کی وجہ سے صدقۃ الفطر کی رقم میں کمی بیشی احباب کر سکتے ہیں۔

نظارت بیت المال قادیان

نئے ارض و سماء

ایک نومسلم احمدی کو زبردستی بپتسمہ دینے کی ناکام کوشش

دس مزید افریقن اشخاص کا قبول احمدیت

(رپورٹ احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ ماہ جون ۱۹۶۰ء)
(از مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ)

(۲)

نیروبی میں تبلیغی جدوجہد

اس عرصہ میں برادرم مولوی نورالحق صاحب انور زیادہ عرصہ نیروبی میں مقیم رہے۔ ایک ہفتہ قرطینہ رہے۔ قیام قرطینہ میں میکریرے کالج کے تعلیم یافتہ اور دیگر افریقن احباب سے تبلیغی گفتگو کی اسلامی لٹریچر ان میں تقسیم کیا۔ نیروبی میں بمعیت چوہدری محمد شریف صاحب اور میاں محمد عارف صاحب و بھائی احمد دین صاحب و چوہدری نیاز احمد صاحب تین سو کی تعداد میں حضرت اقدس ایدہ اللہ کی تقریر پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کئے علاوہ ازیں تبلیغی لٹریچر کے چھیالیس پیکٹ مختلف افریقن تعلیم یافتہ عیسائیوں کو بھیجے گئے جو حضور کی تقریر "میں اسلام کیوں مانتا ہوں" (سواحیلی ٹریکٹ) Prophet [illegible] اور ۶ [illegible] (انگریزی ٹریکٹ) پر مشتمل تھے۔ تقسیم لٹریچر کا خدا کے فضل سے اچھا اثر ہو رہا ہے۔ ایک افریقن نے لٹریچر وصول کرنے پر اطلاع دیتے ہوئے لکھا کہ آپ کے ارسال کردہ پمفلٹ میں نے بڑے شوق سے پڑھے۔ میرے علاوہ میرے دوستوں نے بھی ان کو بہت پسند کیا۔ میں چار سال مصر رہا ہوں۔ اور اب مصر سے آئے ہوئے گیارہ ماہ ہوئے ہیں وہاں اکثر آنحضرت صلعم کا ذکر غیر مصری و فلسطینی دوستوں سے سنا کرتا تھا۔ اب میری خوش قسمتی ہے کہ گیارہ ماہ بعد وہی ذکر آپ سے سن رہا ہوں"۔ ایک اور افریقن دوست نے لکھا کہ "میں اس دوست کا بے حد ممنون ہوں۔ جس نے ازراہ کرم مجھے قیمتی کتاب بھیجی۔ جو آسمانی دلکش پیغام سے معمور ہے"۔

علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ کو تحریک کی گئی۔ کہ وہ درس کے علاوہ اپنا اجلاس بھی کیا کریں۔ چنانچہ اس دفعہ اس قسم کا اجلاس کیا گیا۔ ایک درجن کے قریب غیر احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں ... انہوں نے بھی تقریریں کیں۔ مکرم مولوی نورالحق صاحب انور نے ایک تبلیغی خط بھی اس عرصہ میں لکھا۔ جس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جا رہا ہے۔ تین دوست ترجمہ قرآن اور نماز کا ترجمہ سیکھتے رہے۔

یوگنڈا میں احمدی احباب کی جدوجہد

چوہدری عبدالرحمن صاحب سیکرٹری تبلیغ جنجہ سے اطلاع دیتے ہیں۔ کہ وہاں دوستوں نے تبلیغ کا کام شروع کیا ہے عنقریب برادر مولوی نورالحق صاحب بھی وہاں پہنچ رہے ہیں۔ تاہم احباب جنجہ نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ ہر اتوار کو چاہیے پر چند افریقن کو ملا کر تبلیغ کی جائے۔ اس عرصہ میں برادرم سید عبدالشکور شاہ صاحب نے اپنے مکان پر چند یورپین دوستوں کو مدعو کیا۔ اور انہیں احمدیت کا پیغام پہنچایا۔

تنگنیکا اور کینیا کے علاقہ میں کام

اس وقت برادرم سید ولی اللہ شاہ صاحب کو شامل کرکے افریقن و انڈین مبلغین کی تعداد سات تک پہنچ گئی ہے۔ دو مسجدیں تقریباً مکمل ہونے والی ہیں۔ ایک اور مسجد اس عرصہ میں بنانی شروع ہوئی ہے۔ اب خدا کے فضل سے ایک اور گاؤں میں جمعہ کی باجماعت نماز کا انتظام ہو گیا ہے بفضل خدا برادرم مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مع دیگر مبلغین کے بڑی محنت سے کام کر رہے ہیں۔ مختلف منڈیوں۔ دیہات اور علاقوں میں کثرت کے ساتھ اشتہارات سواحیلی اور دیگر افریقن زبانوں میں تقسیم کئے گئے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے عیسائیت چھوڑ کر لوگ اسلام و احمدیت قبول کر رہے ہیں۔ نومسلم بھائیوں کو اذان۔ نماز اور یسرنا القرآن کے اسباق دیئے جا رہے ہیں۔ اس عرصہ میں ایک نومسلم بھائی محمود وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ چوہدری عنایت اللہ صاحب نے دیگر افریقن احمدیوں کے ساتھ ان کی تجہیز و تکفین کا کام انجام دیا۔ اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ۔ مرحوم بھائی کی وفات سے ایک روز قبل صرف ایک افریقن احمدی مرحوم کے ساتھ تھا۔ رومن کیتھولک پادری اسے بپتسمہ دینے آئے۔ اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کا ارادہ یہ تھا۔ کہ زبردستی بپتسمہ دیکر مرنے کے بعد اسلامی رسوم ادا نہ کرنے دیں۔ اور زبردستی اسے عیسائی بنا کر دفن کر دیں۔ تا عوام کے دل میں ڈر پیدا ہو جائے۔ اور اس خیال سے احمدی ہونے سے رک جائیں۔ مگر خدا کے فضل سے یہ لوگ ناکام رہے۔ اور احمدی دوست جو وہاں تھے۔ انہوں نے بھی بڑی حکمت دکھائی۔ دوسرے احمدیوں کو خبر ملی۔ تو وہ بھی موقعہ پر پہنچ گئے۔ آخر پادری چلے گئے دوسری مرتبہ یہ لوگ پھر آئے۔ لیکن مرحوم اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا۔ ان پادریوں نے ہمارے مبلغین پر حملہ کرنے کی نیت کی ہوئی تھی۔ مگر ایک ... نے ان رومن کیتھولک پادریوں کو بڑی سختی سے روکا۔ اور ہمارے مبلغین کو بھی ... اور یہ پادری ناکام و نامراد وہاں سے چلے گئے۔ اصل بات یہ ہے کہ سارے علاقے میں عیسائیت کا جال پھیلا ہوا ہے۔ مسلمان بہت تھوڑے ہیں۔ اس لئے اسلامی رسوم سے لوگ ناواقف ہیں۔ تجہیز و تکفین کے کام وہ طریقے جو اسلام سکھاتا ہے عوام نے جب ان کو دیکھا۔ تو بے حد متاثر ہوئے اور دور دور تک یہ کہتے سنے گئے کہ تجہیز و تکفین کا جو ہم نے دیکھا ہے بہترین ہے۔

نئے احمدی

عرصہ زیر رپورٹ میں بفضلہ مشرقی افریقہ میں دس مرد و عورت افریقنوں نے اسلام اور احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو استقامت عطا فرمائے۔ اور بہتوں کی ہدایت کا ان کو باعث بنائے۔ آمین۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ مشرقی افریقہ کے تمام افریقن و انڈین مبلغین اور احمدی احباب کی تبلیغی مساعی کے بابرکت نتائج کے لئے دعا فرماویں بعض علاقوں میں خدا کے فضل سے نیک اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ اور وہاں مزید مبلغین بھیجنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

چوہدری محمد سعد اللہ صاحب سیال محمد آباد اسٹیٹ سندھ ایک مقدمہ میں زیر الزام ہیں۔ ان کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ محمد ... دین صاحب تہال کا پوتا عدن میں بیمار ہے۔ ذیلدار محمد احمد صاحب راٹھ ایک دیوانی مقدمہ میں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ محمد داؤد صاحب ابن ڈاکٹر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان عارضہ ٹی۔ بی بیمار ہے۔ اور ملٹری ہسپتال پونہ میں زیر علاج ہے۔ برکت اللہ خان صاحب کیمو تھلہ کی دختر محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ مولوی بہاء الحق صاحب وکیل دار الصنعت و الحرفت کئی روز سے شدید بیمار ہیں۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر سونی احمد صاحب چند روز سے سخت بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرماویں۔

دعائے مغفرت

نعمت اللہ صاحب سواتی ضلع مردان کی اہلیہ صاحبہ ۲۷؍ ۴ کو موضع داتہ میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل کو مخاطب کریں:۔

ادائیگی کی اطلاع ہونے پر بھی نام دعا کیلئے پیش ہو سکیگا

۳۱ مئی ۱۹۴۷ء تک تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے والوں کی ایک فہرست ۲۵ جولائی اور دوسری ۵ اگست کے اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر ابھی کچھ حصہ فہرست کا باقی رہ گیا ہے۔ جو انشاء اللہ تعالےٰ اب ۲۹ رمضان المبارک کی فہرست جب حضرت کے حضور دعا کے لئے پیش کر کے شائع کی جائیگی تو اس وقت دی جائے گی۔

دفتر وکیل المال تحریک جدید کوشش کریگا۔ کہ ۲۹ رمضان المبارک کی فہرست حضور کے پیش کر کے جلد تر شائع کر دے۔

ہر وہ مجاہد جس نے تحریک جدید کا وعدہ کیا ہوا ہے مگر ابھی تک ادا نہیں کر سکا۔ اسے چاہیئے۔ کہ ۲۹ رمضان المبارک تک اپنا چندہ دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کا ادا کر دے

خواہ رقم اپنے سیکرٹری مال کے ذریعہ ارسال کر دے۔ خواہ براہ راست مرکز میں بھیج دے اگر کوئی سیکرٹری مال یا براہ راست ارسال کرنے والے دوست سمجھتے ہیں کہ ان کی رقم ۲۹ رمضان المبارک کی دوپہر تک مرکز میں نہیں پہنچ سکتی وہ رقم بیمہ یا منی آرڈر کر دیں۔ مگر ساتھ ہی وکیل المال تحریک جدید کے نام چٹھی لکھ دیں تا ان کا نام حضور کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دیا جائے۔ (وکیل المال تحریک جدید)

سات سالہ پروگرام ——— خدمت خلق

مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے سات سالہ پروگرام تجویز فرماتے ہوئے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو ہدایات مرحمت فرمائی تھیں ان کو کتاب سات سالہ پروگرام کے آخر میں شعبہ وار درج کر دیا گیا ہے۔ ان میں سے آج صرف شعبہ خدمت خلق کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔

یتامیٰ۔ بیوگان اور مساکین کی خبر گیری خدام و اطفال اپنا اولین فرض قرار دیں۔ بیماروں کو دوا وغیرہ لا کر دینا ضرورت مند احباب کے مکانوں کی لپائی وغیرہ کرنا اور ایسے گھرانوں میں جن کے مرد کام کاج کے لئے باہر گئے ہوں۔ سودا سلف لا کر دینا خدام و اطفال کی ذمہ واریوں میں سے ہے اور خدام کو چاہیئے۔ کہ قومی کاموں کے علاوہ جہاں تک ہو سکے انفرادی کام بھی کریں۔ اور غریبوں۔ یتیموں اور بیواؤں کے کام میں عار محسوس نہ کریں“ (رسالہ سات سالہ پروگرام صفحہ ۳۹)

مجالس سالانہ اجتماع میں پیش کرنے کے لئے جو رپورٹ تیار کریں اس میں مندرجہ بالا ہدایات کے مطابق کئے ہوئے کام کے اعداد و شمار ضرور دیں۔ تا معلوم ہو سکے۔ کہ انہوں نے اس سال میں کتنے حصہ پر عمل کیا ہے۔ مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ مطلوب ہے

مکرم میجر بشیر احمد صاحب ۱۵ پنجاب رجمنٹ کلکتہ کا موجودہ پتہ نظارت ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو تو نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود میجر صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھ لیں۔ تو اپنا ایڈریس نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ نظارت بیت المال

ناخواندگی دُور کرنیکی کوشش کی جائے!

گو جماعت احمدیہ کے افراد دیگر ہندوستانی اقوام کے مقابلہ میں نسبتاً زیادہ پڑھے لکھے ہیں۔ لیکن جماعت میں ایک طبقہ ایسا بھی شامل ہو رہا ہے۔ جو اردو لکھنا پڑھنا نہیں جانتا نتیجہ یہ ہے کہ اقتصادی نقصان کے علاوہ سلسلہ کی تحریکات اور ان کی اہمیت ان پر صحیح رنگ میں واضح نہیں ہو سکتی۔ مخالفین کے حالات کا بھی انہیں علم نہیں ہوتا کہ وہ ان کے خلاف جدوجہد کریں اور نہ ہی انہیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے روح پرور تجربات نیز دیگر مرکزی اطلاعات کو خود پڑھنے کی طاقت ہوتی ہے کہ وہ اسی کے مطابق عمل کریں۔ گو وہ تبلیغی لحاظ سے چند محدود دلائل تو یاد کر لیتے ہیں۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو نہ پڑھ سکنے کے باعث ان آسمانی انوار اور روحانی معارف سے محروم رہتے ہیں۔ جو خدا کے فرستادہ حضرت سلطان القلم علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے اور اس طرح خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہنچانے میں سدراہ بن جاتے ہیں۔ ماسوا اس کے کہ جو بھی ان معارف سے نابلد رہ کر حقیقی تعلق باللہ سے حصہ وافر حاصل نہیں کر سکتے۔

ظاہر ہے کہ جماعت کو ان کے ناخواندہ ہونے کی وجہ سے کسقدر نقصان پہنچ رہا ہے۔ ان حالات میں کیا جماعت کے ہر خواندہ دوست کا یہ اولین فرض نہیں کہ جب تک ایک احمدی بھی ناخواندہ ہونے کی صورت میں موجود ہے۔ وہ اس کی تعلیم کا فوری انتظام فرماویں۔ اور پھر ان کے قلوب میں ہر وقت یہی خیال موجزن ہے کہ ناخواندگی کا وجود قوم کے لئے آتشیں بموں سے کہیں زیادہ تباہ کن ہے اور مہلک بیماریوں کے جراثیم سے کہیں زیادہ خطرناک۔ اس لئے اسے مٹائے بغیر ہمیں چین نہیں لینا چاہیئے۔

مگر عجیب بات ہے کہ ہمارے خواندہ احباب کا ایک حصہ عموماً یہ عذر پیش کرتا ہے کہ ”ہم فارغ نہیں اسلئے یہ کام کیسے کریں“؟ میں ایسے دوستوں کی خدمت میں یہ عاجزانہ درخواست کرونگا کہ وہ خدارا غور فرماویں کہ کیا جماعت کی تعلیمی حالت کو بلند مقام تک پہنچانا محض بیکار انسان کا کام ہے یا اس کوشش کو بیکاری پر محمول کیا جا سکتا ہے؟ ہر مخلص احمدی کہے گا۔ کہ نہیں وہرگز نہیں یہ کام کسی بیکار کا نہیں بلکہ جماعت کے حقیقی خادم اور دردمند افراد کا ہے

ہمارے احمدی احباب کو یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ جب تقدیر خداوندی کے مطابق جماعت احمدیہ جلد دنیا میں ایک خاص مقام حاصل کرنے والی ہے تو اس بشارت کے بعد قوم کی بہبودی میں غفلت اور تساہل سے کام لینا کیا افسوسناک امر نہیں۔ خدا کے کام ہر حال ہوتے چلے جائیں گے۔ لیکن ہمیں اپنی غفلتوں اور کوتاہیوں کے لئے احکم الحاکمین کے حضور یقیناً جوابدہ ہونا پڑے گا۔

میں یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے مخلص احباب اپنے سینہ میں ایک دردمند دل رکھتے ہوئے اور قوم کی مشکلات کا احساس کرتے ہوئے صحیح معنوں میں سلسلہ کی امداد فرما دیں گے۔ اس ضمن میں زعما سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں احباب کو مندرجہ بالا کام کی پر زور تحریک فرماویں اور پھر اردو لکھنے پڑھانے کا فوراً انتظام کر کے مرکز کو اپنی ساعی جمیلہ سے مطلع فرماتے رہیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

ولادت جناب ماسٹر محمد فضل داد صاحب بی ٹی انسپکٹر کے ہاں ۲ اگست کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ چوہدری قمر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہاں گذشتہ شب لڑکا تولد ہوا جو مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا کا نواسہ ہے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے منیر الدین نام تجویز فرمایا۔ کیپٹن سید محمود احمد صاحب ابن سید غلام حسین صاحب وٹرنیری آفیسر بہاولپور کے ہاں ۲۸ جولائی کو لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

یو۔پی میں ہندوستانی کو ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا

یو۔پی کی پانچ یونیورسٹیوں کا فیصلہ

لکھنؤ ۵ اگست گذشتہ روز یو۔پی کی پانچ یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کی ایک میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا کہ صوبہ میں ذریعہ تعلیم ہندوستانی ہو جس کا رسم الخط فارسی اور ناگری دونوں طرح پر ہو سکتا ہے یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ جہاں تک ہو سکے سائنس آرٹ اور فلاسفی کی انگریزی اصطلاحوں کو قائم رکھا جائے۔ البتہ جن الفاظ کے استعمال کرنے میں ہندوستانی طلبہ کو مشکل پیش آئے ان کا بدل تلاش کر لیا جائے۔ علی گڑھ یونیورسٹی اور بنارس یونیورسٹی کے نمائندے بھی میٹنگ میں موجود تھے۔ انہوں نے بھی اس فیصلہ کے ساتھ اتفاق رائے کا اظہار کیا۔

"میں مسلمانوں کی صفوں میں انتشار پیدا کرنا نہیں چاہتا"

ملک فیروز خاں نون کا بیان

لاہور ۵ اگست ملک فیروز خاں نون نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ انہوں نے مغربی پنجاب کی مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کی لیڈر شپ کے مقابلہ میں اپنا نام کیوں واپس لے لیا۔ آپ نے کہا پاکستان کو اس وقت بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ پاکستان کا قومی مفاد اس امر کا مقتضی ہے کہ ہماری صفوں میں انتشار پیدا نہ ہو پنجاب کی تقسیم کے بعد مغربی پنجاب کے مسلم اراکین اسمبلی کی خواہش پر میں اس مقابلہ میں کھڑا ہوا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے مقابلہ نے ایسی شکل اختیار کر لی ہے جو مسلمانوں کی شان کے شایاں نہیں ہے۔ اس لئے میں نے اس مقابلہ سے دست بردار ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

اسلحہ ساز کارخانوں کی تقسیم کے سوال پر اختلاف

نئی دہلی ۵ اگست معلوم ہوا ہے کہ اسلحہ ساز کارخانوں کو ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم کرنے کے سوال پر تعطل پیدا ہو گیا تھا۔ اب یہ مرکزی تقسیم کونسل کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ یاد رہے کہ تمام اسلحہ ساز کارخانے ہندوستان میں واقع ہیں۔ پاکستان گورنمنٹ نے ان میں سے کم از کم چھ کارخانے پاکستان میں منتقل کر دینے کا مطالبہ کیا تھا۔ لیکن ماہرین نے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ ان کارخانوں کو منتقل نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اس قسم کا معاہدہ کیا جا سکتا ہے کہ بوقت ضرورت پاکستانی فوجوں کے لئے بھی یہی کارخانے اسلحہ مہیا کر دیں۔ اس وقت حکومت ہند کے پاس جو اسلحہ موجود ہے۔ اس کی تقسیم کا معاملہ بھی اختلاف کا موضوع بنا ہوا ہے۔

"برطانیہ اپنے آپ کو ذلیل کر رہا ہے"

(مسٹر چرچل کی تقریر)

لنڈن ۵ اگست۔ برطانیہ کے سابق وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ایک تقریر میں افسوس ظاہر کیا کہ جرمنی اور جاپان کی شکستوں کے بعد لیبر حکومت نے اپنے رویہ کی وجہ سے برطانیہ کو ذلیل اور خوار کر دیا ہے۔ لیبر وزراء آئے دن اپنی کمزور پوزیشن کا رونا روتے رہتے ہیں۔ مسٹر چرچل نے کہا اب برطانیہ کو زمانہ جنگ کے مقابلہ میں کہیں زیادہ مصائب کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بھوک اور افلاس برطانیہ کو آنکھیں دکھا رہا ہے۔

لدھیانہ اور فیروزپور کے دیہات پر مسلح حملے

لدھیانہ ۵ اگست۔ لدھیانہ سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر ایک گاؤں پر ایک مسلح گروہ نے حملہ کر دیا۔ تیرہ اشخاص ہلاک اور نو مجروح ہوئے۔ لدھیانہ کے ڈپٹی کمشنر نے فوراً جائے واردات پر پہنچ کر حالات پر قابو پا لیا۔ ضلع فیروزپور کی تحصیل موگہ میں بھی ایک گاؤں پر ایک مسلح گروہ نے حملہ کر کے ۱۹ اشخاص کو ہلاک کر دیا۔ حملہ آور بندوقوں اور دیگر خطرناک ہتھیاروں سے مسلح تھے۔ ابھی تک اس سلسلے میں کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی

امریکہ کی جنگی تیاریاں

واشنگٹن ۵ اگست امریکہ کے محکمہ جنگ نے ایک بیان میں بتایا ہے۔ کہ امریکہ کے پاس اس وقت ایسے ساٹھ سرکاری کارخانے موجود ہیں۔ جو تیسری جنگ کی صورت میں فوراً سامان تیار کرنا شروع کر دیں گے۔ ان کارخانوں کی مجموعی قیمت دو ارب تیس کروڑ ڈالر ہے۔ ان کو برقرار رکھنے کے لئے ہر سال پچیس کروڑ بارہ لاکھ ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔

مسٹر کھوڑو سندھ لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر ہونگے

کراچی ۵ اگست مسٹر ایم۔ اے۔ کھوڑو مسٹر غلام حسین ہدایت اللہ کی جگہ ۱۵ اگست کو لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر منتخب ہو جائیں گے کیونکہ ان کے مقابلہ میں جس قدر امیدوار تھے انہوں نے اپنے نام واپس لے لئے ہیں۔ ان امیدواروں نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ چونکہ اس وقت پاکستان اور صوبہ سندھ کی فلاح و بہبود کے لئے ضروری ہے کہ ہم متحد ہو کر کام کریں۔ اس لئے ہم لیڈر شپ کا معاملہ اختلافی موضوع بنانا نہیں چاہتے۔

مصر کا معاملہ اتحادی تنظیم امن میں

نیویارک ۵ اگست۔ وزیر اعظم مصر نقراشی پاشا نے آج اتحادی تنظیم امن میں برطانیہ کے خلاف مصر کا کیس پیش کر دیا ہے

نقراشی پاشا نے وادی نیل سے برطانوی فوج کے فوری اخراج کا مطالبہ کیا اور کہا مصر اور برطانیہ کی موجودہ چپقلش دنیا کے امن کے لئے بہت بڑا خطرہ ہے۔

کانپور میں گئوکشی کی ممانعت

کانپور ۵ اگست۔ کانپور میونسپل کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ میونسپلٹی کی حدود میں گئوکشی کی ممانعت کر دی جائے۔ فی الحال یہ فیصلہ صرف دودھ دینے والی گائیوں سے متعلق ہے۔ لیکن خیال ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد قطعی طور پر گائے ذبح کرنے کی ممانعت کر دی جائے گی۔

کیا ڈچ فوجیں اب بھی لڑ رہی ہیں؟

بٹاویہ ۵ اگست انڈونیشن ری پبلکن پارٹی کی طرف سے ڈچ حکام پر یہ الزام عائد کیا گیا ہے۔ کہ خاتمہ جنگ کے رسمی اعلان کے بعد بھی وہ جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ری پبلکن کے نائب وزیر اعظم ڈاکٹر شافعی نے اس سلسلے میں سلطان شہریار کو ایک تار ارسال کیا ہے جس میں ان سے کہا گیا ہے کہ وہ اتحادی جمعیت اقوام کے سیکرٹری کو اس صورت حالات سے آگاہ کر دیں۔ ایک ڈچ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ جزیرہ مدورا پر محض احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں ڈچ لفٹیننٹ گورنر نے اپنے فوجیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ امن دشمن انڈونیشین عناصر کے خلاف سخت کارروائی کریں۔ انڈونیشن گورنمنٹ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مشرقی جاوا میں سوورابیہ کے مغربی جانب ڈچ فوجیں جارحانہ کارروائی کر رہی ہیں۔

مسز سروجنی نائیڈو گورنر بن گئیں

لنڈن ۵ اگست۔ ملک معظم نے مسز سروجنی نائیڈو کو یو۔پی کا نائب گورنر بنانے کی منظوری دیدی ہے۔ آپ ڈاکٹر بی۔ سی رائے کی امریکہ سے واپسی تک اس عہدے پر فائز رہیں گی۔

پنجاب یونیورسٹی کا اعلان

لاہور ۵ اگست رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے۔ بی۔ ایس سی آنرز کیمسٹری۔ اور ایم۔ ایس۔ سی کے امتحانات اب ۲ ستمبر کو ہوں گے۔